بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوّل ما خلق اللہ القلم اوّل ما خلق اللہ العقلی اوّل ما خلق اللہ روحی اوّل ما خلق اللہ نوری

رسالہ شریفہ مجالہ منیفہ

روحِ جہانِ ہستی

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السیّد محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی دام ظلہ

بانی

دار التبلیغ الجعفریہ چکوال

یکے از منشورات

منتظر شیعہ آرگنائزیشن پاکستان

سرگودھا ڈویژن

موقع الأوحد
Awhad.com

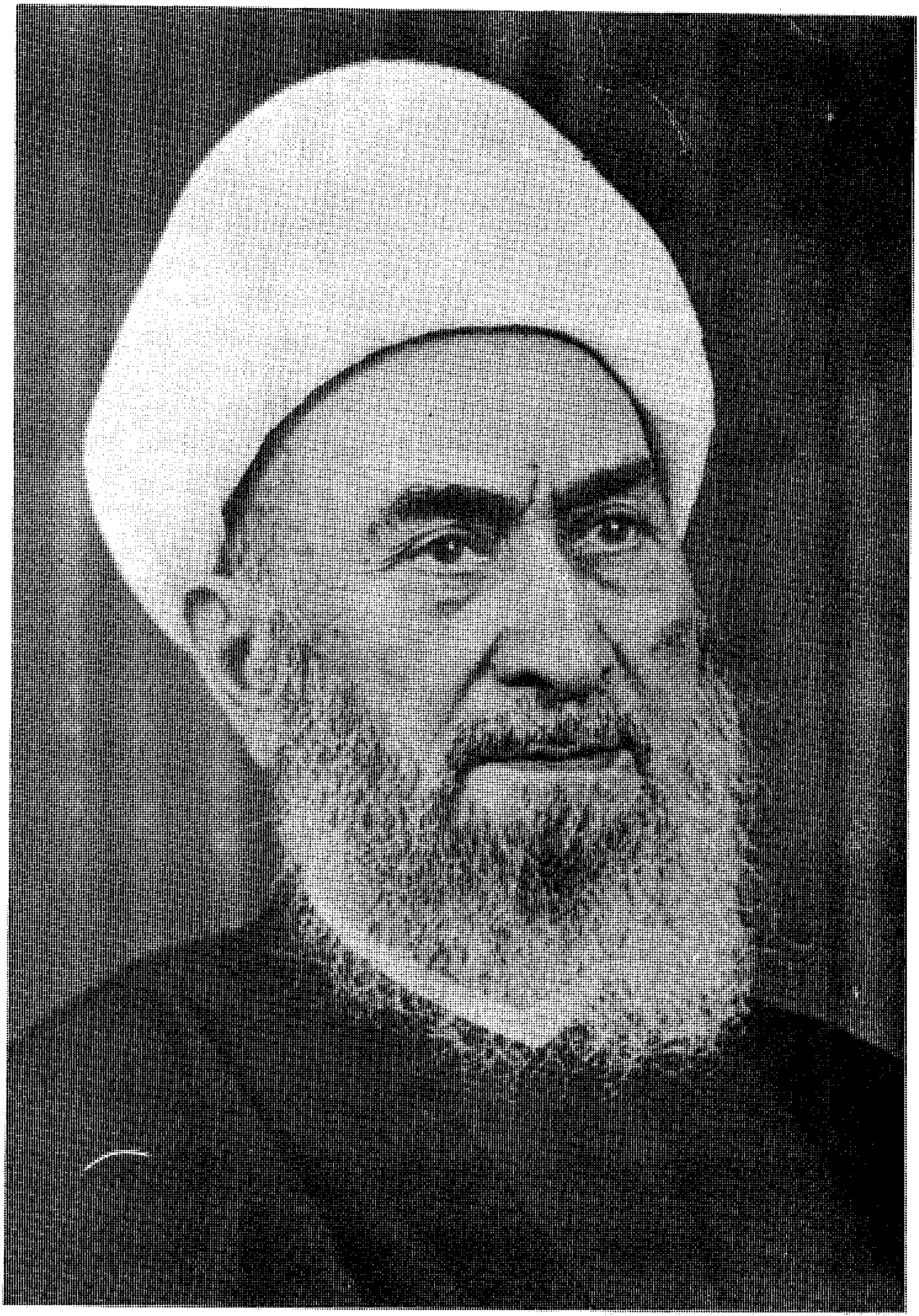

الامام المصلح سماحة آية الله الحائري الإحقاقي مدّ ظله
صورت في سنة ١٤٠٠ ه

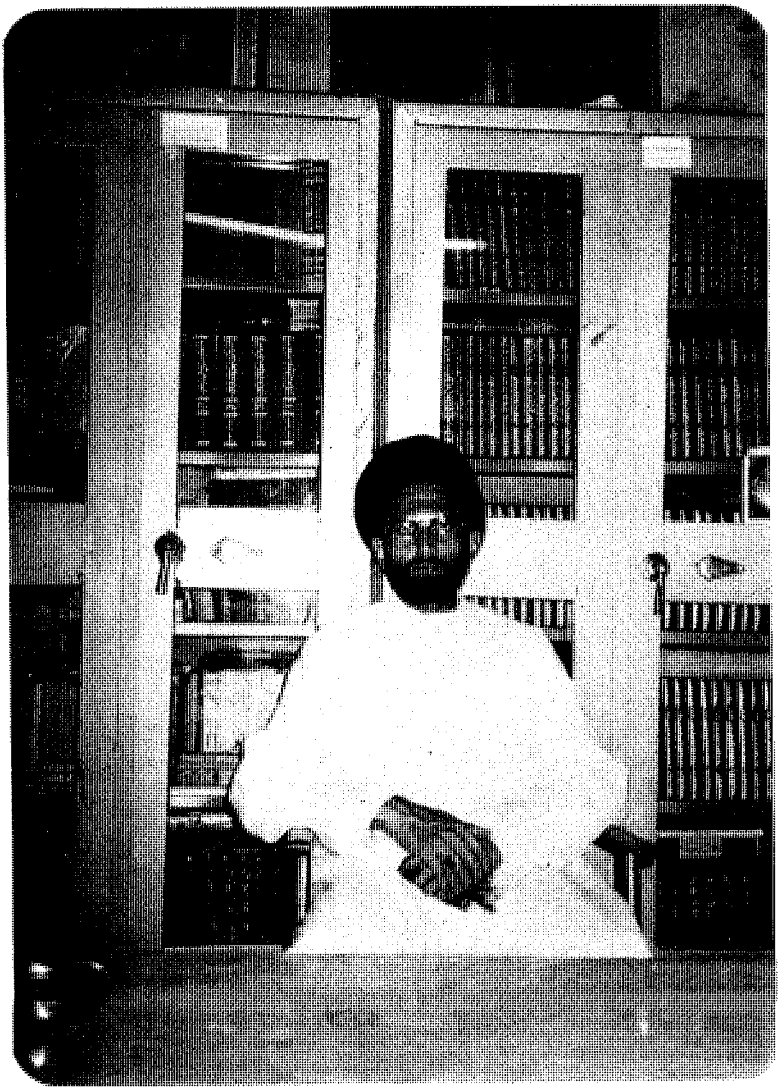

حجة الاسلام علامه آغا السيد محمد ابوالحسن الموسوى المشهدى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل ما خلق اللہ القلم اوّل ما خلق اللہ العقلی اوّل ما خلق اللہ روحی اوّل ما خلق اللہ نوری

رسالہ شریفہ مجالہ منیفہ

روحِ جہانِ ہستی

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی دام ظلہ

بانی

دار التبلیغ الجعفریہ چکوال

یکے از منشورات

منتظر شیعہ آرگنائزیشن پاکستان

سرگودھا ڈویژن

تصفيف الحروف بالكمبيوتر : مطبعة «الايمان»ـ لاهورـ باكستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نقطۃ دائرۃ التکوین و علۃ للعالمین واھلبیتہ الطیبین الطاھرین ولعنۃ اللّٰہ علی اعدائھم وغاصبی حقوقھم وناصبی شیعتھم ومنکری فضائلھم من الجن والانس من الاولین والآخرین الی یوم الدین۔

پیش گفتار

حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف

مَیں مخفی خزانہ تھا مَیں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں مَیں نے خلق اول کو اپنی معرفت کے لیے خلق فرمایا۔

تجلیاتِ اشعہ انوار حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تفاسیر عرفاء شامخین وعلماء کاملین نے اپنے بیانات میں فرمائی ہے۔ اس وقت حضرت استاذی المعظم شیخنا الاعظم آیۃ اللّٰہ العظمیٰ الامام المصلح المیرزا حسن الحائری الاحقاقی ادام اللّٰہ ظلہ العالی علی رؤس المومنین والمریدین کا ایک بصیرت افروز بیان حقیقت ترجمان پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ عقل کل صادر اول مرکز انتشار انوار جہاں اور منیر عالم امکان ہے

انا ارسلنک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیراً

یہ وجود مقدس ملائکہ وانبیاءؑ کا استاد ہے۔ اور زمین و آسمان، پہاڑ و دریا میں اور اجسام و اجرام کے ظاہر و باطن میں جو نور آپ دیکھتے ہیں۔ وہ اس نور الانوار احمد مختار صلوٰۃ اللہ وعلیہ وآلہ الاطہار کے نور کا پرتو ہے۔ شبِ تاریک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس شعلہ نور سے راہنمائی حاصل کی تھی اور کوہ طور پر جس نور کی تجلی سے حضرت کلیم کو غش آگیا تھا اور بیت اللحم میں شبِ ولادت حضرت مسیح علیہ السلام کو جس نور نے بشارت دی۔ یہ اس دریائے نور سے ایک قطرہ ہے۔ جو حضرت عقل کل کی تجلیات کا اثر ہے۔ ورنہ خداوند عالم تو کسی کو نظر نہیں آتا ہے۔ جو نظر آئے گا۔ وہ جسم ہو گا۔ اور تجسیم حق تعالیٰ کا اعتقاد رکھنے والا کافر و زندیق ہے۔ ہم فقط یہ کہتے ہیں کہ حضرت صادر اول مظہر نور حق تعالیٰ مرآت تجلیات خداوند متعال ہے۔

تعالیٰ مرآتِ تجلیاتِ خداوند متعال ہے۔[1]

اس حقیقت نورانیہ کے اشعہ انوار کے بعض پہلوؤں کو اجمالاً ہم نے رسالہ ہذا میں بیان کیا ہے۔ مفصلاً ہماری کتب انوار العقائد خلیقۃ اللہ فی العالمین شواہد الولایۃ جزاوّل و جزدوم اور اربعین میں ملاحظہ فرمائیں۔

زیرِ نظر رسالہ شریفہ (ردح جہان ہستی) حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے جان نثار اراکین منتظر آرگنائزیشن پاکستان سرگودھا ڈویژن عید سعید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے مبارک موقع پر مومن کے دست بوس کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اس عظیم اور پُرمسرت موقع پر مقامات معنویہ اور مناقب نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا تذکرہ سنت الٰہی ہے۔ اس لیے کہ خداوند عالم نے وَرَفعنالک ذکرك کہہ کر ذکرِ مصطفےٰ کو بلند فرمایا۔ لہٰذا جس کے فضائل و مناقب خدا بیان فرمائے نجدی خالصی بے دین ملاں کیسے بند کر سکتا ہے۔ اراکین منتظر آرگنائزیشن لائق صد مبارک ہیں جنہوں نے صدر المقصرین کے مسکن میں رہتے ہوئے، صدر المقصرین کے منہ پر طمانچہ مار کر گود فرعون میں حضرت کلیم کے تھپڑ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مومنین کرام پر لازم بلکہ واجب ہے کہ وہ ان صالح نوجوانوں سے تعاون فرمائیں۔ خداوند کریم ہم سب کو فتنہ تقصیر کی بیخ کنی اور فضائلِ نورانیہ کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

موسوی مشہدی
۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ
دار التبلیغ الجعفریہ پاکستان

---

[1] آدمیت ص ۲۳۳/۲۳۴ مطبوعہ تبریز ایران۔

باب اوّل

حقیقۃ نورانیہ محمدیہ

حقیقتِ نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ آفتاب احدیت کی شعاع اور نقطہ کائنات ہے یہی اثر اول تجلیات الہٰیہ کا آئینہ جمیع اسماء الہیہ وصفاتِ ربانیہ، کمالیہ، جمالیہ، جلالیہ کا مظہر جامع اسم خداوندی کا محل ظہور ہے۔ جسے مختلف ناموں سے تعبیر کیا گیا کبھی صادر اوّل عقل کل، نقطہ اولیٰ، تجلی نور کہا گیا ہے اور علماء متکلین و حکماء متالہین نے حقیقت نورانیہ محمدیہؐ کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ اب علماء ربانیین کے اقوال جو حقیقت نورانیہ سے متعلق ہیں زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حقیقتِ نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کو حقیقت کیوں کہتے ہیں ، سرکار عمدۃ العلماء علامہ ابوالحسن المروندی ارشاد فرماتے ہیں !

حقیقتِ محمدیہؐ نورانیہ کو حقیقت اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہی اصل اور ثابت ہے جو مشیت سے صادر ہونے کے باعث جمیع موجودات پر سابق ہے دیگر موجوداتِ حقیقت نہیں بلکہ مجازات ہیں، جو حقیقتِ محمدیہؐ کی بدولت تحقیقی اور مثبت طور پر قائم ہیں، اور کوئی شے بھی اس کی طرف نسبت دیے بغیر اس کی طرف امتنباد کیے بغیر درست نہیں اور کسی موجود کی طرف فیوضاتِ خداوندی میں سے ذرہ بھر بھی فیض نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ وہ فیض رساں اصل ہی اس کا سبب اور اسی کا راستہ ہے اور یہی وہ امر الٰہی ہے۔ جسکے ساتھ ہر شے قائم ہے۔ جملہ اشیاء کا قیام اس حقیقتِ محمدیہؐ کے ساتھ قیام تحقیقی نہیں بلکہ قیام صدری ہے۔ اور حاصل یہ کہ حقیقتِ محمدیہؐ ہی وہ نور الٰہی ہے جس سے شعاع نورانیہ ظاہر ہوتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں !

نورالانوار ص ۳۵ مطبوعہ ایران

افادات

اوّل: حقیقتِ نورانیہ محمدیہؐ کو حقیقت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ خلق اول اور صادر اوّل ہے۔

دوم: یہ حقیقتِ نورانیہ حقیقت ہے اس کے بعد تمام موجوداتِ حقیقت نہیں بلکہ مجازات ہیں۔

سوم: حقیقتِ نورانیہ محمدیہؐ مافوق الخلق اور جملہ فیوضات الٰہیہ کا واسطہ ہے اور تمام فیوضات الٰہیہ رحمات قدسیہ اور انعاماتِ ربانیہ اور اموراتِ صمدانیہ اس حقیقتِ واحدہ کے ذریعہ کائنات میں جاری ہوتے ہیں۔ ارادہ الرب فی مقادیر امورہ تھبط الیکم تصدر من بیوتکم۔

چہارم: جملہ اشیاء کا قیام اس حقیقتِ نورانیہ محمدیہ کے ساتھ قیام تحقیقی نہیں۔ بلکہ قیام صدری ہے یعنی حقیقتِ محمدیہ شعاع آفتاب الٰہیہ ہے اور کائنات اس کی شعاع ہے بلکہ جمیع موجودات کی علت مادی ہی حقیقت نورانیہ محمدیہ ہے جو کہ منیر کائنات اور مؤثر موجودات ہے اب ہم اس اجمال کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔

مؤثر موجودات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ کا فرمان واجب الاذعان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ خلقنا اللہ نحن لاسماء مبنیۃ ولا ارض ملحیۃ ولا عرش ولا جنۃ ولا نار کنا نسبحہ حین لا تسبیح ونقدسہ حین لا تقدیس فلما اراد اللہ بدؤ الصنعۃ فتق نوری فخلق منہ العرش فنور العرش من نوری و نوری من نور اللہ وانا افضل من العرش ثم فتق من نور ابن ابیطالب فخلق منہ الملئکۃ فنور الملئکۃ من نور

ابن ابی طالب ولنور ابن ابیطالب من نور اللّٰہ ولنور ابن ابیطالب افضل من الملٰئکۃ وفتق نور ابنتی فاطمۃ فخلق منہ السمٰوٰت والارض فنور السمٰوٰت والارض من نور ابنتی فاطمۃ ولنور فاطمۃ من نور اللّٰہ وفاطمۃ افضل من السمٰوٰت والارض ثم فتق من نور الحسن فخلق منہ الشمس والقمر فنور الشمس والقمر من نور الحسن ولنور الحسن من نور اللّٰہ والحسن افضل من الشمس والقمر ثم فتق من نور الحسین فخلق منہ الجنۃ والحور العین فنور الجنۃ والحور العین من نور ولدی والحسین ولنور ولدی الحسین من نور اللّٰہ و ولدی الحسین افضل من الجنۃ والحور العین ۔ الخ

ملاحظہ فرمائیں ۔

بحار الانوار	جلد ۲۵	صہ ۱۶/۱۷	مطبوعہ بیروت لبنان
غایۃ المرام		صہ ۱۰	مطبوعہ ایران
طوالع الانوار		صہ ۱۰۰	مطبوعہ ایران
الانوار النعمانیہ	جلد اوّل	صہ ۱۷	مطبوعہ ایران چاپ نو
صحیفۃ الابرار	جلد اوّل	صہ ۱۵۲	مطبوعہ کویت چاپ نو

ترجمہ : آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے ہمیں خلق فرمایا جب نہ شامیانہ افلاک تھا نہ فرش خاک تھا نہ عرش تھا نہ بہشت نہ ہی دوزخ کچھ بھی نہ تھا ہم اس کی تسبیح کرتے تھے جب کوئی تسبیح کرنے والا نہ تھا ہم اس کی تقدیس کرتے تھے جب کوئی تقدیس کرنے والا نہ تھا ، جب اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی صنعت کو ظاہر فرمانا چاہا تو میرے نور کی شعاع سے عرش کو خلق فرمایا ، عرش میرے نور سے اور میرا نور نور خداوندی سے میں عرش سے افضل ہوں پھر شعاع نور علویہؑ سے ملائکہ خلق فرمائے ملائکہ نور علویؑ سے نور علیؑ ابن ابیطالب نور الٰہی سے علیؑ ملائکہ سے افضل پھر میری دختر بلند اختر فاطمہ

صلوات اللہ علیہا کے نور کی شعاع سے ارض و سموات کی تخلیق کی ارض و سما کی تخلیق نور فاطمہؑ سے اور نور فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا نور باری تعالیٰ سے فاطمہ سلام اللہ علیہا ارض و سماء سے افضل پھر شعاع نور حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شمس و قمر خلق فرمائے آفتاب و مہتاب نور حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور نور حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نور محمدی سے حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شمس و قمر سے افضل پھر شعاع نور حسینیہؑ سے بہشت اور حور العین خلق فرمائے بہشت اور حور العین نور حسینی علیہ السلام سے اور نور حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نور الیزدی سے میرا بیٹا حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت اور حور العین سے افضل ہے ۔ الخ

علت مادی کائنات

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے اس ارشاد حق بنیاد سے بعبارۃ النص واضح ہوتا ہے کہ یہ نفوس مقدسہ علت مادی کائنات ہیں عرش و کرسی ہو یا ارضین و سموات ملائکہ ہوں یا حور العین بہشت و نجوم ہوں یا شمس و قمر سب شعاع نور محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خلق ہوئے ہیں یہ تمام موجودات اثر ہیں۔ اور ان کا مؤثر حقیقتِ محمدیہ ہے

مبداء الموجودات

سرکار سید العلماء والمحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی اعلی اللہ مقامہ کا بیان حق بنیان،

ان الائمة علیهم الصلوة والسلام اوّل ماخلق الله ومبدأ الانوار العرشیه والسموية والارضية والشمسية والقمرية ۔ ملاحظہ فرمائیں !

طوالع الانوار صہ ۱۰۰ مطبوعہ تہران ایران

حضرات ائمہ اطہار علیہم صلوٰۃ اللہ الملک الجبار کو خداوند تعالیٰ جل ثنائہ نے سب سے پہلے خلق فرمایا یہ نفوس نورانیہ مبداء الانوار عرشیہ، سمٰویہ ارضیہ و شمسیہ و قمریہ ہیں۔
(عرش آسمان وزمین، آفتاب و مہتاب کے نور کا مبداء یہ ذوات قدسیہ ہیں)

حقیقت کائنات

سرکار شیخ العلماء والمحدثین علامہ حافظ رجب علی البرسی اعلیٰ اللہ مقامہ کا ارشاد حق بنیاد

وهي الفضيل الاول وهي العقل وهي النور الاول وهي علة الموجودات وحقيقة الكائنات ومصدر المحاثات دليل ذٰلك من القدسات قوله كنت كنزاً مخفياً فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف۔

ملاحظہ فرمائیں !

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین ص۲۷ مطبوعہ بیروت لبنان

یہی فیض اوّل ہے اور یہی عقل ہے اور یہی نور اوّل ہے جو علت موجودات اور حقیقت کائنات ہے اور مصدر محاثات ہے جیساکہ حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے میں ایک خزانہ مخفی تھا میں نے چاہا کہ اپنی معرفت کراؤں تو میں نے "المخلوق" کو معرفت کے لیے خلق کیا۔

توضیح : قوله فاجبت ان اعرف اشارةً الى ظهور الصفات " قوله" فخلقت الخلق لاعرف اشارة الى ظهور الافعال و انتشار الموجودات۔

ملاحظہ فرمائیں !

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین ص۲۷/۲۸ مطبوعہ بیروت لبنان

فاجبت ان اعرف میں ظہور صفات الٰہیّہ کی طرف اشارہ ہے اور فخلقت الخلق لاعرف میں ظہور افعال اور انتشار موجودات کی طرف اشارہ ہے یعنی اول ما خلق حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صفات الٰہیّہ کا ظہور ہوتا ہے اور فیض خداوندی بھی انہی نفوس نورانیہ سے جاری ہوتا ہے کیونکہ یہ یدعمالہ الیزدی ہیں۔

مصدر مخلوقات

سرکار شیخ الاسلام علامہ شیخ عبد العلی الہروی الطہرانی اعلی اللہ مقامہ کا بیان حق ترجمان

سب سے پہلے خلائق عالم نے ایک نور خلق فرمایا جو تمام انوار کا مصدر مجمع خزانہ اور مرکز ہوا اسی نور سے تمام اشیاء ممکنہ کو نورانیت اور قوت بر قضیہ عطا ہوئی اسی طرح کہ پھر اس نور سے ایک طین خلق فرمائی اور اس طین سے متعدد اقسام کی طینیں خلق فرمائیں اور ہر طین سے انواع و اقسام کے اجسام و اجرام خلق فرمائے اور جب ان اجسام و اجرام اور ہیاکل و صور کے قوالب بن کر تیار ہو گئے تو پھر ان میں اسی نور اوّل کی شعاعوں کو جاری و ساری فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں !

مواعظ حسنہ صـ ۲۱۰ مطبوعہ لاہور

یعنی جمیع عوالم علویہ و سفلیہ اور ان کے قوالب جسمیہ و ہیاکل نوعیہ کا مادہ و روح یہی ذوات قدسیہ ہیں۔ یعنی کارگہ حیات و خاکدان مادی میں شمع حیات انہی نفوس نورانیہ کی بدولت ہے اور یہی معنیٰ ہے معیت قیومیہ الٰہیّہ کا۔

تاجدار ولایت مطلقہ کلیّہ کا مقام ذو احتشام

سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین قاطع الوہابین فاتح المقصرین آیۃ اللہ العظمیٰ الامام المجاہد العلامۃ السید روح اللہ الموسوی الخمینی ادام اللہ ظلہ العالی کا بیان حقیقت ترجمان

فهم قول مولى الموحدين وقدوة العارفين امير المؤمنين صلوٰة الله عليه وعلى اله اجمعين كنت مع الانبياء باطنا ومع رسول الله ظاهراً فانه عليه السلام صاحب الولاية المطلقة الكلية والولاية باطن الخلافة والولاية المطلقة الكلية باطن الخلافة الكذائية فهو عليه السلام بمقام ولايته الكلية قائم على كل نفس بما كسبت و مع الانبياء معية قيومية ظلية الهية ظل المعية القيومية الحقة الالهية الا ان الولاية لما كانت فى الانبياء اكثر لخصهم بالذكر.

ملاحظہ فرمائیں !

مصباح الهدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ ص۱۹۶ مطبوعہ ایران

حضرت مولی الموحدین قدوۃ العارفین امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ وعلی الہ اجمعین فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے ساتھ پوشیدہ تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ ظاہر بظاہر ہوں یہ اس لیے فرمایا ہے کہ آپ صاحب ولایت مطلقہ کلیہ ہیں۔ اور ولایت باطن خلافت ہے اور ولایت مطلقہ کلیہ باطن خلافت مطلقہ کلیہ الہیہ ہے چونکہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ولایت کلیہ مطلقہ کے مقام پر فائز ہیں لہذا ہر ایک کے ساتھ موجود ہیں۔ اور اس کے اعمال پر شاہد اور جمیع اشیاء کے ساتھ موجود ہیں۔ بمعیت قیومی الہیٰ جو کہ معیت قیومی حقیقی الہیٰ کا ظل ہے۔ لہذا جو چیز بھی ہے اس کے ساتھ موجود ہیں اسی جنبہ ولایت کلیہ میں انبیا وسابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں موجود تھے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام جمیع اشیاء کے ساتھ موجود ہیں

اس لیے کہ کوئی شے اس وقت تک وجود میں آتی ہی نہیں جب تک یہ ذواتِ مقدسہ اس کے ساتھ بجسم نفیس موجود نہ ہوں اور ان نفوس نورانیہ کا قیام قیوم می حقیقی الٰہیؐ کا ظل ہے۔

حضرت امیرالمؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمیع موجودات کے ساتھ موجود ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ذوات مقدسہ علت مادی کائنات ہیں اور جمیع عوالم ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں اس لیے تمام کائنات انہی ذواتِ مقدسہ کے نور سے منور ہے یہ انوار قدسیہ الہیۃ شعاع آفتاب الہیۃ اوّل ما صدر اور یہی حقیقتِ واحدہ ہے کہ جس کا طلوع مرآیائے مختلفہ سے ہو رہا ہے نور یشرق من صبح الازل فیلوح علی ھیاکل التوحید آثارہ حقیقت محمدیہ ایک نور ہے جس نے صبح ازل سے تجلی دیکھائی اور توحید کے ہیاکل پر اس کے آثار روشن و لائح ہوگئے اور یہی نقطہ اول ہے کہ خداوند قدوس و منان نے ان کا صدور اپنے نور عظمت و جلال سے ایسے فرمایا جیسے آفتاب سے اس کی شعاع پھوٹتی ہے لہذا یہی سبب الاسباب اور علت العلل اور ذریعہ معرفت الٰہیؐ ہیں اور یہی ذوات قدسیہ نقطہ محل ظہور خدا اور محل ظہور اسم جامع خداوندی ہیں، لہذا جمیع کمالات الہیۃ جلالی ہوں یا جمالی، تکوینی ہوں یا تشریعی انہی سے ظہور پذیر ہوئے ہیں اور انہی نفوس قدسیہ کے نور کی شعاع نورانیہ سے کائنات منور ہے یہی ذوات مقدسہ مرکز دائرہ امکان اور مؤثر کائنات ہیں جو کہ روح الارواح اور نور الاشباح ہیں۔ ہر چیز انہی کے ارتباط سے مرتبط اور انہی کے انضباط سے منضبط ہے ہر جگہ انہی کا رنگ نمایاں ہے طبقات فلکی پر انہی کی پرتو ہے اور طرائق سماوی میں انہی کی رو سے ستاروں کے چراغاں میں انہی کے نور کی لو ہے اور شمس و قمر میں انہی کی ضو سے آسمانوں میں انہی کا جلال ہے اور قطعہ ارضی پر انہی کا جمال ہے۔ پہاڑیوں کی بلندیاں ہوں یا وادیوں کے نشیب ہوں، دریاؤں کی روانیاں ہوں یا سمندر کی نہیب ہر جگہ انہی کا کمال نظر آتا ہے اسی لیے کہ یہی ذواتِ قدسیہ علل اربعہ کائنات ہیں علت غائی ہو یا علت مادی، علت صوری ہو یا علت فاعلی تمام علتوں کے لیے یہ علت العلل اور سبب الاسباب ہیں۔

علت غائی آمد آں موجب فاعلی کہ شُد
صادر اولیٰ شد آں موجود ثانوی کہ شُد
نقص طبائع دہر را مایہ کاملی کہ شُد
ضعف وجود عقل را انشاء بر ولی کہ شُد
گوئی اگر دلی حق گو عیت آں ولی کہ شُد
حضرت والی الو بار سماں عُلّی عُلّی

یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر اثر اپنے مؤثر کے تابع اور ہر نور اپنے منیر کے تابع ہے اور چونکہ حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام منیر کائنات ہیں اور جمیع عوالم کے مؤثر ہیں لہذا جمیع ما کان وما یکون ان ذوات قدسیہ کے آثار و انوار ہیں۔ اس لیے ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں اس لیے یہ روح کائنات ہیں اور موجودات عالم کے ہر موجود سے اسی روح اعظم کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں، یہی معیت قیومیہ الہیۃ ہے۔ اس لیے کہ ذات واجب الوجود کو ممکن وحادث سے ارتباط ممکن نہیں مگر ایسی ذات قدسی صفات کے ذریعہ جو وجوب امکان دونوں شان کی حامل ہو۔

تا مجمع امکان وجوبت نہ نوشتند
مورد متعین نہ شد اطلاق اعم را
تقدیر نشانید بہ یک ناقہ دو محمل
سلمائے حدوث تو ولیلائے قدم را

ہم حادث ہیں اور ہمارے ساتھ جس معیت قیومیہ الہیۃ کا ہے اس حدوث ذاتی کی شان بھی ہے۔ اور یہی مقام برزخ البرازخ ہے اور حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام وجوب امکان کے درمیان برزخ کبریٰ اور حجاب اللہ الاعظم الاعلیٰ ہیں۔

حدیث حقیقت فرمودہ حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام
ملاحظہ فرمائیں: فصل الخطاب ص الکتاب المبین ص

سرکار شیخ الفقہاء المجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین الامام الراحل الشیخ میرزا موسی اسکوئی اطائری اعلی اللہ مقامہ نور اللہ مخریحہ کا ارشاد حق بنیان

حقیقتِ محمدیہ مشیتِ ایزدی کا محل اور اُن کے قلوب نورانیہ اس کے ظرف ہیں۔ دنیا میں ہر وہ چیز جو مشیت سے متعلق ہے اُن کے واسطے سے ظاہر ہوئی اور وہی سبب اعظم ہیں۔ وہ صراط اقوام ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ارادۃ الرب فی مقادیر امورہ تہبط الیکم ویصدر من بیوتکم۔ ارادۂ خداوندی اپنے مقادیر کے ساتھ آپ پر نازل ہوتا ہے آپ ہی کے کاشانۂ اقدس سے صادر ہوتا ہے وللہ المثل الاعلیٰ تمام افعال وحرکات اور آثار جن کا صدور اعضائے ظاہرہ یعنی ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، منہ وغیرہ سے ہوتا ہے حرکت جسدیہ سے صادر ہوتے ہیں، اور ان کی نسبت بھی اس کی طرف ہوتی ہے اور حرکت جسدیہ حرکت نفسیہ سے صادر ہوتی ہے اور حرکت نفسیہ حرکت قلبیہ سے بس آثار واحکام اور مشیتوں کا محل اور منتھیٰ قلب ہی ہے اور وہی سبب اعظم ہے کیونکہ بغیر حرکت قلبیہ کے کوئی شے صادر نہیں ہوئی چنانچہ قلب ہی ہے جو تیری چاہ اور ارادوں کا محل ہے ہر شے کی حرکت قلب سے ہے اور حرکتِ نفسیہ سے جب کہ حرکت جسدیہ تیرے اعضائے ظاہرہ سے صادر ہوتی ہے اسی سے حقیقت محمدیہ کو بھی سمجھ لیں جو مشیت ایزدی کا محل اور نمائندہ ارادہ خداوندی ہے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مشیت ایزدی کا ظرف ہے چونکہ کائنات کے ذرّے ذرّے کا ظہور ان ہی کے توسط اور واسطے سے ہوا ہے۔ لہذا وہ تمام عوامل پر محیط ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں !

احقاق الحق ص ۴۶۵، ۴۶۶ مطبوعہ کویت چاپ نو

افادات

اوّل : حقیقتِ نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ محل مشیت ایزدی ہے حضرت ولی اللہ الاعظم حجۃ ابن العسکری ارواحنا فداہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فرماتے ہیں۔

قلوبنا ادعیۃ لمشیۃ اللہ فاذا شاء شاء اللہ ویقول وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ۔

ملاحظہ فرمائیں !

تفسیر مرأۃ الانوار ص ۶۸ مطبوعہ قم مقدسہ

کامل بن ابراہیم سے مروی ہے کہ وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ۔ سلام وآداب کرکے بیٹھے ہی تھے کہ حضرت ولی اللہ الاعظم ارواحنا فداہ تشریف لائے اور آتے ہی ان کا (کامل بن ابراہیم) نام لے کر فرمایا ۔

اے کامل بن ابراہیم تو خدا کے ولی اور حجۃ کے پاس مفوضہ کے اعتقادات کے متعلق دریافت کرنے آیا ہے پس سُن لے کہ وہ جو ہمارے بارے میں اعتقادات اور نظریات رکھتے ہیں وہ اس میں جھوٹے ہیں بلکہ ہمارے قلوب تو مشیت خداوندی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے کہ اے محمد وآل محمد علیہم الصلوۃ والسلام آپ تو بس وہی چاہتے ہیں جو خداوند عالم چاہتا ہے ۔

دوم : چونکہ ہمارے جسم انسانی کے تمام افعال وحرکات ہمارے دل کے ماتحت ہیں ہمارا دل چاہتا ہے تو چلتے پھرتے ہیں دل چاہتا ہے تو کھاتے پیتے ہیں، یعنی ہمارے تمام افعال قلب کے ماتحت ، پس حقیقت محمدیہؐ جو کہ مشیت الہیٰ کا محل وقلب اللہ الواعی ہے کائنات کی تمام حرکات وسکنات اسی کے تابع ہیں۔

اسی لیے زیارت جوادیہ میں وارد ہے بکم تحرکت المحرکات (بحارالانوار ج ۱۰۲) اے اہلِ بیت آپ کے ذریعہ متحرکات حرکت میں ہیں اور ساکن سکون میں آتے ہیں۔ اعضاء انسانی قلب انسانی کے ماتحت ہیں۔ اس کی چاہت کے بغیر حرکت نہیں کرتے اور جمیع ارضی و سماوی خواہ شمس ہو یا قمر ستارے ہوں یا سیارے جن ہوں یا ملائکہ اور ملائکہ مقربین ہوں یا موکلین و مدبراتِ امور اور انسان ہوں یا حیوانات، پرندے ہوں یا درندے، ابر و باد ہو یا برف و پانی جملہ موجودات و مخلوقات حضراتِ محمد و آل محمد علیہم السلام کے تابع اور فرمانبردار ہیں اس تمام کائنات کا نظام حقیقت محمدیہ کی بدولت چل رہا ہے جمیع عوالم امکانیہ کا مکمل نظام اور مکمل کنٹرول باذن اللہ حضرت محمد و آل محمد کے اختیار میں ہے اور یہ ذواتِ مقدسہ با مرِ الہٰی مدبر العوالم اور متصرف فی الکائنات اور جہانِ ہستی کی روح ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتی من یشاء۔

باب دوم

روحِ جہانِ ہستی

سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ امام میرزا احسن الحائری الاحقاقی دام ظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔

حضرت صادر اوّل یا عقل کل ویا حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ است کہ خالق توانا دربارۂ او میفرماید لولاک لما خلقت الافلاک معنی این جملہ خیلی سادہ است و برخی بازحمت بسیار تفسیر و تاویل میکنند و بہترین تفسیر کنندگان فقط علت غائی بودن آنحضرت را ثابت مینمایند در صورتیکہ آں حقیقتِ نوریہ در واقع روح جہان ہستی و جوہر اعراض تکوین است و مقصود خدائے اکبر از ایجاد عالم ہمان ذات شعشعانی بودہ و سائر موجودات فروع و اغصان میوہ و اوراق آن شجرۂ طیبہ و زینت و جلال آن شاہنشاہ و طفیلی آن اصلی اصیل است، چنانکہ مقصود از خلقت آدم و عالم اصغر تنہا حقیقت آدمیت است و این ہمہ اعضاء و جوارح تماماً طفیلی و توابع است و امر و تدبیر آنہا در ید قدرت و ارادہ حقیقت آدمی است البتہ باذن اللہ تعالیٰ و ارادتہ و بالآخرہ مدبر جہان تکوین، ہمان استاد دانشگاہ تشریع است۔ دو لایتش بر طبق نبوت اوست امابامر و امداد حضرت رحمان وظیفہ سنگین خود را انجام میدہد۔

ملاحظہ فرمائیں کتاب مستطاب نام آدمیت جزدوم ص۳۵-۳۶ مطبوعہ تبریز ایران۔

حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ صادر اوّل یا عقل کل ہے۔ خالق مطلق نے آپ کے متعلق فرمایا، لولاک لما خلقت الافلاک، اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو خلق ہی نہ کرتا۔ یہ جملہ بہت آسان اور سادہ ہے۔ اس کی تاویل و تفسیر میں بہت کچھ کہا گیا ہے اور بہترین تفسیر و تشریح یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ علت غائی کائنات ہیں اس صورت میں حقیقت محمدیؐ جہان ہستی کے لیے روح ہیں۔ اور جوہر اعراض وتکوین ہے۔ اور آپ مقصود خداوند ذوالجلال جملہ موجودات عالم اسی ذات شعشعانی کے باعث

ہیں یہی وہ شجرِ طیبہ ہے جو اصل اصیل اور زینت جلال ہے جمیع موجودات اسی شجر طیبہ کے پتے ٹہنیاں اور پھل ہیں۔ چونکہ مقصود خلقت آدم اور کائنات صرف حقیقت آدمیت ہے اور یہ اعضاء و جوارح طفیلی اور حقیقت محمدیہ کے تابع ہیں۔ اس عالم اصغر (کائنات) کی تدبیر باذن اللہ تعالیٰ آنحضرت کے دست قدرت ہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ باذن تعالےٰ جہان تکوین کے مدبر اور دانش گاہ تشریع کے استاد ہیں یعنی ولایت تکوینیہ و ولایت تشریعیہ دونوں کے مالک ہیں۔ آپ کی ولایت تکوینی آپ کی نبوت کے مطابق ہے۔ اور آپ خدائے رحمٰن کے امر و امداد سے اس وظیفہ کو سرانجام دیتے ہیں۔ اللھم صلی علی محمد وآل محمد۔

نکات اعتقادیہ

حضرت مرجع اعظم امام احقاقی ادام اللہ ظلہ العالی کے اس بیان حق بنیان سے مندرجہ ذیل نکات اعتقادیہ اور حقائق نورانیہ منکشف ہوتے ہیں۔

اوّلاً : حقیقت محمدیہ عقل کل اور صادر اوّل ہے جس کے متعلق خالق نے فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

ثانیاً : (الف) حقیقتِ نورانیہ محمدیہ جہان ہستی کے لیے روح اور جوہر اعراض تکوین ہے، جس طرح رُوح جسم میں تصرف رکھتی ہے اور اعضاء کی تدبیر کرتی ہے اسی طرح حقیقتِ نورانیہ محمدیہ جو کہ عالم امکان کی رُوح ہے وہ تمام کائنات کے لیے مدبّر اور متصرف فی العوالم ہے۔

(ب) روح جسم انسانی میں کسی ایک مقام پر مقید نہیں، بلکہ تمام اعضاء میں موجود ہے تو جو جہان ہستی کے لیے روح ہے، یعنی حقیقت محمدیہ وہ بھی ایک جگہ محدود نہیں بلکہ عالم امکان کے ذرے ذرے پر موجود ہے اور حاضر و ناظر ہے۔ پھر اس کا علم بھی احاطی حضوری ہے نہ کہ ارادی۔

(ج) جسم انسانی کی حرکات و سکنات روح کے تابع ہیں۔ پس عالم امکان کی ہر حرکت اور ہر سکون فرمان اہل بیت کے تابع ہے۔ بغیر روح کے نہ ہاتھ حرکت کر سکتا ہے،

نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے، نہ زبان بول سکتی ہے اور نہ پاؤں حرکت کر سکتے ہیں تو جو جہان ہستی اور عالم امکان کی روح ہے اس کے اذن و امر کے بغیر نہ آفتاب ضیا۔ پاشی کرتا ہے اور نہ چاند طلوع ہوتا ہے۔ نہ ستاروں کے قمقمے جگمگاتے ہیں نہ باران رحمت نازل ہوتی ہے نہ عزرائیل کسی کی روح قبض کر سکتا ہے۔ اور نہ شکم مادر میں بچے کی تصویر کشی کرنے والے فرشتے صورت بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نطفۂ رحم میں منعقد ہوتا ہے۔ جب تک روح کائنات مدبر ممکنات اہل بیت اطہار صلواۃ اللہ علیہم حکم نہیں دیتے اسی لیے زیارت جواد یہ میں وارد ہے۔

وَبِهِمْ سَكَنَتَ السَّوَاكِنُ وَتَحَرَّكَتِ الْمُتَحَرِّكَات

ملاحظہ فرمائیں، وادی اسلام صہ ۲۲۶ مطبوعہ ایران، بحار الانوار جلد ۱۰۲ صہ طبع لبنان

اے اہل بیت علیہم السلام آپ کے حکم سے ساکن سکون میں ہیں اور متحرک حرکات کر رہے ہیں۔

ثالثاً: حقیقت محمدیہ ہی اصل عالم و مرکز انوار روح الارواح اور نور الاشباح ہے اور جملہ عوالم اسی سے فیض یاب ہو رہے ہیں یہی وہ شجرۂ طیبہ ہے جو عالم امکان میں سب سے پہلے لگا۔ یہی شجرہ طیبہ ہے جس کے پتے و ٹہنیاں اور پھل موجودات عالم ہیں۔ یعنی حقیقت محمدیہ سبب الاسباب اور علۃ العلل ہے کائنات کی علت غائی ہو یا علت مادی، علت صوری ہو یا علت فاعلی۔ یہ حقیقت واحدہ ہے جس کا سراپا مختلفہ سے ظہور ہو رہا ہے۔

توقیع مبارک

حضرت استاذی الاعظم شیخنا الاکرام رئیس العلماء المتکلمین استاذ الفقہاء المجتہدین آیۃ العظمیٰ امام السید عبدالاعلیٰ الموسوی السبزواری دام ظلہ العالی علی رؤس المومنین کی خدمت اقدس میں چند سوالات پر مشتمل ایک عریضہ پیش کیا جن میں سے ایک سوال یہ تھا۔

کیا اہل بیت صلواۃ اللہ علیہم مؤثر کائنات اور مدبر عوالم ہیں؟

امام سبزواری روحی نے جواب میں ارشاد فرمایا!

علۃ غائیہ ایجاد عالم حضرت ختمی مرتبت میباشد و علۃ غائیہ در وجود فعل مدخلیت دارد۔

ترجمہ توقیع !

حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ علت غائی ایجاد عالم ہیں۔ اور علت غائی وجود فعل میں مدخلیت رکھتی ہے۔

بقول عارف ع

علت غائی آمد آں موجب فاعلی کہ شد | صادر اول شداں موجد ثانوی کہ شد
نقص طبائع دھر را مایہ کاملی کہ شد | ضعف وجود عقل را منشاء بروی کہ شد

گوئی اگر دلی حق گوعیت آں ولی کہ شد

حضرت والی الولی باز ہمان علیؑ علیؑ

حضرات اہل بیت علیہم السلام کا اصل عالم نور الاشباح و روح الارواح اور مؤثر کائنات ہونا اور تمام کائنات کا علل اربع ہونا ہمارے علمائے امامیہ نے اپنی تصانیف مبارکہ میں درج فرمایا ہے اس وقت ہم قاطع الوہابین آیۃ اللہ فی الارضین امام سید روح اللہ الموسوی الخمینی دام ظلہ کا مبارک نظریہ درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(طوالت کے باعث ترجمے پر اکتفا کرتے ہیں)

ہم نے ادلہ قطعیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرات محمدؐ وآل محمدؐ سلام علیہم اجمعین مبداء عالم وجود ہیں۔ (یعنی مبداء موجودات ہیں) اور ہم ان نفوس مقدسہ کے طفیلی ہیں، خداوند عالم نے ان کو اس جہان کی خلقت سے صد ہزار و ہر بیشتر خلق فرمایا، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ حدیث اس مضمون کے متعلق وارد ہے آپ نے فرمایا خداتعالیٰ نے عرش وکرسی کو میرے نور سے خلق فرمایا اور خدا کی قسم میرا نور عرش وکرسی سے افضل ہے اور فرشتوں کو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے نور سے خلق کیا اور خدا کی قسم نور علیؑ ملائکہ سے افضل ہے۔ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو نور فاطمہ سے خلق فرمایا۔ اور حضرت ذوالجلال کی قسم حضرت سیدہ فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہ کا نور ارض وسما سے افضل ہے۔ شمس وقمر حضرت امام حسنؑ کے نور سے پیدا فرمائے اور خدا کی قسم حضرت امام حسن علیہ السلام کا نور آفتاب ومہتاب سے افضل ہے۔ بہشت وحوران جنت کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے نور سے خلق فرمایا اور خدا کی قسم حضرت امام حسین علیہ السلام کا نور

بہشت و حوران جنت سے افضل ہے۔

اس قسم کی بہت سی روایات موجود ہیں اور جن کے دلوں میں نور ولایت حقہ کی روشنی ہے۔ وہ اس بات کی طرف متوجہ ہیں کہ یہ ذوات مقدسہ مبداء موجودات ہیں اور باقی کون مکان انہی کے ذریعہ وجود میں آئے ہیں جیسا کہ ہمارے مولا امیر علیہ السلام نے فرمایا، "نحن صنائع ربنا والخلق بعد صنائع لنا۔"

پس یہ نفوس نورانیہ مہابت فیض الہی (فیوضات الہیہ کے نزول کا مرکز) معدن حکمت خداوندی اور قدرت پروردگار کے سرچشمے اور مشیت ایزدی کے محل ہیں جیسا کہ حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک زیارت میں فرمایا جو کہ کافی شریف میں موجود ہے۔

"ارادۃ الرب فی مقادیر امورہ تھبط الیکم وتصدر من بیوتکم"

اے آل محمدؐ و آل محمدؐ حق تعالیٰ کا ارادہ مقدرہ امور کے متعلق آپ پر نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے دولت سرا سے صادر ہوتا ہے پس یہ ذوات مقدسہ قبلہ آفاق اور باب اللہ علی الاطلاق ہیں اور ان کی طرف توجہ کا کرنا اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے چنانچہ زیارت میں وارد ہے۔

"من ارادہ اللہ بدء بکم ومن وحدہ قبل عنکم ومن قصدہ توجہ بکم"

جو اللہ کا ارادہ کرے تو ابتدا آپ سے کرتا ہے اور جو اس کی توحید کا قائل ہو تو آپ کے سبب سے عقیدہ توحید قبول کرتا ہے اور جو اس کا قصد کرے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے، آپ نے فرمایا،

"نحن وجہ اللہ الذی یتوجہ بہ الیہ الاولیاء

ہم ہی وجہ اللہ ہیں جس کی طرف اس کے چاہنے والے توجہ کرتے ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے۔

السلام علی اسم اللہ الرضی و وجھہ المضیئ۔

سلام ہو اللہ کے اسم رضی اور روشن رُخ پر"

پس یہ نفوس نوریہ تمام عوالم کے قبلہ ہیں اور ہر عالم میں ان عوالم کے مطابق

یہ قبلہ گاہ رہے۔ حتیٰ کہ اس عالم جسمانی میں ہیکل بشری میں ظاہر ہوئے۔

خلقکم اللہ انوارًا فجعلکم بعرشہ محدقین حتی من علینا بکم فجعلکم فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہٗ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور بنایا جو اس کے عرش کو گھیرنے والے تھے یہاں تک کہ آپ کے سبب احسان کیا اور آپ کو ان گھروں میں نازل فرمایا، جن کی تعظیم کا اس نے حکم دیا اور ان گھروں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں۔ پرواز در ملکوت جلد اول صـ۲۷۳/۲۷۴ مطبوعہ ایران

حضرت امام امت کے اس بصیرت افروز بیان حقیقت ترجمان سے علمائے حقہ کے مبارک نظریہ کی پوری پوری تائید و توثیق ہوتی ہے نیز انوار اہلِ بیت کی تجلیاں عارفین کے دلوں کو منور کرتی ہیں اور مقصرین کے سیاہ دلوں میں آگ لگاتی ہیں اور مندرجہ ذیل اعتقادی نکات مرتب ہوتے ہیں۔

اوّل: حضرات محمدؐ و آل محمد علیہم السلام مبداء موجودات ہیں۔

دوم: تمام موجودات عالم انہی ذوات مقدسہ کے نور سے خلق ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ ذوات مقدسہ کائنات کی علت مادی بھی ہیں۔

سوم: چونکہ عرش و کرسی، حور و ملک، شمس و قمر، ارض و سماء اور پھر زمین (مٹی) سے پیدا ہونے والے سب ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ ذواتِ مقدسہ مؤثر کائنات ہیں، اور منیر موجودات ہیں۔

چہارم: فیوضات الہیئہ کا مرکز، حکمت الہیئہ کا خزانہ اور قدرت پروردگار کے سرچشمے اور مشیت ایزدی کا محل اہلِ بیت اطہار ہیں۔

خداوند عالم کا ارادہ ان پر نازل ہوتا ہے اور یہ اس کو نافذ کرتے ہیں۔

پنجم: ان کی طرف توجہ کرنا اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے لہٰذا جو اللہ کو پکارنا چاہیئے۔ وہ انہی کو پکارے۔ اور جو اس سے مانگنا چاہے ان سے مانگے یہی اس کے اسم و مثل (مظہر) ہیں۔ لہٰذا یا علیؑ اور کبھی کہنا یا صاحب الزماں اور کبھی کہنا شرک نہیں۔ بلکہ عین توحید ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرنا اور حاجت

طلب کرنا عین توحید ہے۔ البتہ ان کو چھوڑ کر ان کا وسیلہ ترک کر کے خدا سے مانگنا کفر و الحاد ہے۔

ششم: یہ ذوات قدسیہ وجہ اللہ ہیں، اور یہ وہی رخ الٰہی ہے جس کی طرف اس کے اولیاء متوجہ ہوتے ہیں، نیز یہی وجہ اللہ ارض و سماء، مشرق و مغرب ہر جگہ موجود ہے، چنانچہ حضرت ابو عبداللہ علیہ الصلواۃ والسلام فرماتے ہیں۔

قال ابو عبداللہ یا داود نحن الصلواۃ فی کتاب اللہ و نحن الزکواۃ و نحن الصیام و نحن الحج و نحن الشھر الحرام و نحن البلد الحرام و نحن کعبۃ اللہ و نحن قبلۃ اللہ و نحن وجہ اللہ قال تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔

ملاحظہ فرمائیں تفسیر مراۃ الانوار صہ ۲۱۸/۲۱۷ مطبوعہ قم مقدسہ ایران
صحیفۃ الابرار جلد اول صہ ۲۸۲ مطبوعہ کویت
طوالع الاطوار صہ ۵۹ مطبوعہ تہران ایران

ثقہ جلیل جناب داؤد بن کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا۔

ہم صلواۃ ہیں خدا کی کتاب میں (نماز سے مراد ہم ہیں) ہم زکواۃ اور روزہ ہیں ہم ہی حج اور محترم مہینہ اور مقدس شہر ہیں، ہم کعبۃ اللہ ہیں، ہم ہی وجہ اللہ ہیں۔ جس کے متعلق خدا نے فرمایا۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ سورۃ مبارکہ البقرا آیت نمبر ۱۱۵
جدھر رخ کرو گے پس وہیں وجہ اللہ ہے۔

یعنی اہل بیت علیہم السلام ہی وہ وجہ اللہ ہیں جو ہر جگہ موجود حاضر و ناظر ہیں۔

ہفتم: حضرات محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کو خدا نے نور بنایا جو اس کے عرش کو گھیرنے والے تھے۔ البتہ یہ مخلوقات کی ہدایت کے لیے مختلف عوالم میں جلوہ گر ہوئے۔ اس اجمال کی تفسیر یوں ہوتی ہے۔ کہ عالم انوار میں لباس نورانی شکل نورانی میں ظاہر ہوئے۔ عالم عقول میں لباس و شکل عقلانی عالم

ارواح میں لباس روحانی عالم طبائع میں لباس وصورت طبائی عالم مواد جسمیہ میں لباس وصورت، ھبائی عالم مثل میں لباس مثالی، عالم افلاک میں لباس فلکی، عالم ملکوت میں لباس وصورت ملکوتی اور عالم ناسوت میں لباس وصورت ناسوتی حتیٰ کہ جب اس عالم میں ظہور فرمایا تو لباس بشری اور صورت بشری میں تشریف لائے۔ جیسے جیسے امت اور عالم تبدیل ہوئے انہوں نے لباس تبدیل فرمایا اور حتیٰ کہ ہماری ہدایت کے لیے لباس بشری میں ظاہر ہوئے۔ لیکن ان کی حقیقت اصلی نور ہے جس نے عرش کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

اللھم صلی علی محمد وآل محمد

منتظر شیعہ آرگنائزیشن پاکستان
سرگودھا ڈویژن
کی آئندہ پیشکش

عبرۃ الابصار

بہت جلد شائع ہو کر مومنین تک پہنچ رہی
ہے

منتظر شیعہ آرگنائزیشن

سے تعاون آپ کی
شرعی و اخلاقی ذمہ داری ہے